بسم اللہ الرحمن الرحیم

بغیر گواہوں کے نکاح کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ لڑکا اور لڑکی نے بغیر گواہوں کے ایجاب وقبول کر لیا۔ اس نکاح کا کیا حکم ہے؟ اسے ختم کرنے کے لئے طلاق ضروری ہوگی یا نہیں؟ ختم کرنے کی صورت میں عدت لازم ہوگی یا نہیں؟ اگر پہلا نکاح ختم نہیں کرتے تو آگے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب

صورت مسئولہ میں بغیر گواہوں کے کیا جانے والا نکاح فاسد ہے۔ جسے ختم کرنے کے لئے طلاق ضروری نہیں، البتہ متارکہ ضروری ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ نکاح صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے، کہ دولہا اور دلہن کے علاوہ دو مسلمان عاقل بالغ آزاد مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں۔ بغیر اس کے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوتے ہیں اور ان کا یہ عقد نکاح، نکاح فاسد شمار ہوگا۔ فاسد نکاح خود بخود ختم نہیں ہوتا، نہ اس کے لئے لڑکے سے طلاق لینا ضروری ہوتا ہے۔ بلکہ اسے ختم کرنے کے لئے متارکہ ضروری ہوتا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی میں سے کوئی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اس نکاح کو ختم کرتا ہوں یا دوسرے کو چھوڑتا ہوں۔ البتہ اس موقع پر شوہر کی طرف سے دی جانے والی طلاق بھی متارکہ کے قائم مقام ہوتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ نکاح فاسد کی صورت میں زوجین والے تعلقات ناجائز و حرام ہوتے ہیں۔ پھر متارکہ کے بعد یہ دیکھا جائے گا کہ لڑکے اور لڑکی کا آپسی جسمانی تعلق قائم ہوا (وطی ہوئی) ہے یا نہیں؟ اگر تعلق قائم ہوا ہے تو متارکہ کے بعد سے عدت لازم ہوگی۔ ورنہ بغیر عدت کے لڑکی کا نکاح آگے ہو سکتا ہے۔ نیز وطی کی صورت میں مہر بھی لازم ہوگا۔

حضرت ابو الحسن برہان الدین علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 593ھ) تحریر فرماتے ہیں: "ولا ينعقد نكاح المسلمين إلا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين مسلمين رجلين أو رجل وامرأتين عدولا كانوا أو غير عدول أو محدودين في القذف" قال رضي الله عنه اعلم أن الشهادة شرط في باب النكاح لقوله عليه الصلاة والسلام "لا نكاح إلا بشهود" یعنی مسلمانوں کا نکاح منعقد نہیں ہوتا مگر ایسے دو مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں جو آزاد ہوں، عاقل ہوں بالغ ہوں، عادل ہوں یا غیر عادل یا جن پر حد قذف لگ چکی ہو۔ امام برہان الدین علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "جان لے کہ گواہی

بابِ نکاح میں شرط ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کے سبب "گواہوں کے بغیر نکاح نہیں۔" (الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدي، کتاب النکاح، ج 1، ص 185، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "یجب مہر المثل فی نکاح فاسد وھو الذی فقد شرطا من شرائط الصحۃ کشھود...... ولم یزد علی المسمی ولو کان دون المسمی لزم مہر المثل الخ" یعنی نکاح فاسد میں مہر مثل واجب ہوتا ہے اور نکاح فاسد اس نکاح کو کہتے ہیں جس میں صحت نکاح کی شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح اور یہ مہر مثل مہر مسمی سے زائد نہ ہوگا اور اگر مسمی سے کم ہو تو مہر مثل لازم ہوگا الخ۔" (دُرمختار، ج 4، ص 274، دارالفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "نکاح بغیر دو گواہوں کے نہیں ہوسکتا، دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں عاقل بالغ آزاد اور مسلمان۔۔ وہ ایجاب وقبول کو ایک سلسلے میں سنیں اور سمجھیں کہ یہ نکاح ہورہا ہے بغیر اس کے نکاح نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 317، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "بے حضور دو گواہ نکاح فاسد ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 219، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نکاح فاسد ختم کرنے اور عدت کے متعلق درمختار میں ہے: ویثبت لکل واحد منھما فسخہ ولو بغیر محضر عن صاحبہ خروجا عن المعصیۃ فلا ینافی وجوبہ بل یجب علی القاضی التفریق بینھما وتجب العدۃ بعد الوطء من وقت التفریق أو متارکۃ" ملتقطاً ترجمہ: اور نکاح فاسد کو فسخ کرنے کا اختیار مرد و عورت میں سے ہر ایک کو ہوتا ہے اگرچہ وہ دوسرے کی غیر موجودگی میں فسخ کرے یہ اختیار گناہ سے بچنے کی خاطر ہے لہٰذا لکل واحد کہنا وجوبِ فسخ کے منافی نہیں بلکہ قاضی پر لازم ہوگا کہ وہ ان دونوں میں تفریق کر دے۔ اور نکاح فاسد میں وطی کے بعد عدت واجب ہوجاتی ہے جو تفریق یا متارکہ کے بعد شروع ہوگی۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب النکاح، مطلب فی النکاح الفاسد، ج 3، صفحہ 132-3، دارالفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ان فرق قبل الدخول لا تجب العدۃ وکذا لو فرق بعد الخلوۃ، وان فرق بعد الدخول کان علیھا الاعتداد من وقت التفریق: ترجمہ: اگر دخول سے قبل تفریق ہوگئی تو عدت واجب نہیں ہوگی اور اسی طرح صرف خلوت کے بعد بھی عدت واجب نہیں ہے اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو عورت پر عدت ہے اور عدت وقت تفریق سے ہوگی۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدۃ، ج 1، ص 526، دارالفکر، بیروت)

جدالممتار میں ہے: "في الدرّ: (یثبت لکلّ واحد منھما فسخُہ ولو بغیر مَحضَر من صاحبہ دخل بھا أو لا في الأصحّ خروجاً عن المعصیۃ، ۔۔۔ فأقول: یتراءی لي -واللہ تعالی أعلم- أنّ ھذا فیما إذا وقع فاسداً کما إذا أنکحھا (بلا شھود أو بعد ما مسّ أمّھا، وذلك لأنّہ لَم یثبت لہ الید الشرعیۃ علیھا أصلاً وکان لکلّ منھما فسخہ إزالۃ للمعصیۃ" ترجمہ: در میں ہے: میاں بیوی میں سے ہر ایک کو نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہے اگرچہ دوسرے کی غیر موجودگی میں ہو، دخول کیا ہو یا نہیں اصح قول کے مطابق معصیت

سے نکلنے کے لیے، پس میں کہتا ہوں کہ میری رائے یہ ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ شروع سے ہی نکاح فاسد واقع ہوا ہو جیسا کہ جب وہ دونوں بغیر گواہوں کے نکاح کریں یا عورت کی ماں کو چھونے کے بعد نکاح کرے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مرد کے لیے عورت پر اصلا شرعی قبضہ ثابت ہی نہیں ہوا اور ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہو گا کہ معصیت زائل کرنے کے لیے نکاح فسخ کردے۔ (جد الممتار، کتاب النکاح، جلد 04، صفحہ 591، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت ہے۔ اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے، مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا یا چلی جا، نکاح کرلے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے، اور فقط جانا آنا چھوڑنے سے متارکہ نہ ہوگا، جب تک زبان سے نہ کہے۔ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 7، ص 73، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نکاح فاسد میں وطی کرنے کے متعلق المبسوط للسرخسی میں ہے "والوطء بالنکاح الفاسد حرام" ترجمہ: اور نکاح فاسد میں وطی کرنا حرام ہے۔ (المبسوط للسرخسی، ج 5، ص 151، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11573

تاریخ اجراء: 17 محرم الحرام 1444ھ/16 اگست 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
darulíftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net